

قومی اسمبلی میں شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہ کے

سوالات اور وزراء کے جوابات

قومی اسمبلی کے حالیہ سیشن میں شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہ نے وقفہ سوالات کے لئے ملک کے کئی دینی، معاشرتی، سماجی اہم مسائل پر سوالات اٹھائے۔ اور اس طرح حق بات پہنچانے کی سعی کی۔ متعلقہ وزراء کی طرف سے اس کے جوابات بلا تبصرہ اور مولانا مدظلہ کے سوالات یہاں دئے جا رہے ہیں ان میں سے کچھ سوال و جوابات میں بھی آپکے ہیں۔ ہم اسے اسمبلی سپیکر ٹریٹ کے مرتب کردہ ریکارڈ سے یہاں دے رہے ہیں۔ بعض اہم ترین سوالات مسترد کر دئے گئے جو الگ دئے جا رہے ہیں۔

قومی لباس سے

سوال ۱۱۸۔ مورخہ ۲۹ اگست ۱۹۷۲ء
کیا وزیر شعبہ عملہ براہ کرم بتائیں گے۔
(الف) کیا قوم میں سادگی پیدا کرنے کیلئے حکومت کا سرکاری افسروں کے لباس تبدیل کرنے کا پروگرام ہے؟
(ب) آیا ایسی کوئی تجویز زیر غور ہے؟
جواب :- منتقل ہو گیا۔ دوسرے نمبر کے تحت آرہا ہے۔

اردو قومی زبان

سوال ۱۳۸۔ مورخہ ۳۰ اگست ۱۹۷۲ء
کیا وزیر تعلیم یہ بیان فرمائیں گے کہ قومی زبان قرار دی جا چکی ہے۔ اور

قومی سطح پر حکومت اس فیصلے پر عمل درآمد کیلئے کیا اقدامات کر رہی ہے۔؟

جواب: عبدالحفیظ پیرزادہ :- اسلامی جمہوریہ پاکستان کے عبوری آئین باب ۲۷ کی دفعہ ۲۶۷ (۱) اردو کو ایک قومی زبان کا مرتبہ عطا کرتی ہے۔ اردو کو ترتیب کے ساتھ اور سہل طور پر بالآخر سرکاری ذریعہ انعام میں بدلنے کے کام کو آسان کرنے کے لئے جو اقدامات کئے گئے ہیں۔ ان میں کراچی میں ترقی اردو بورڈ قائم کرنے اور لاہور میں مرکزی ترقی اردو بورڈ بنانے کا خاص طور پر ذکر کیا جاسکتا ہے۔ اردو میں سائنسی اور فنی تکنیکی کتابیں شائع کرنے، نیز اردو اور دوسری پاکستانی زبانوں میں دولسانی لغات تیار کرنے کا بنیادی فریضہ انجام دینے کے علاوہ مؤرخ الذکر کرنے اردو کی ٹائپ مشینوں کے لئے ایک جامع کلیدی تختہ ترتیب دینے کا بنیادی کام بھی پورا کیا ہے۔ بورڈ کے انتظام کے تحت پلائی جاسے والی اردو مختصر نویسی اور ٹائپ کرنے کی کلاسوں میں اب تک ۸۰۰ اردو مختصر نویس اور ٹائپ کنندہ گان تربیت حاصل کر چکے ہیں۔ اور حال ہی میں طلباء کے واسطے کی گنجائش دگنی کر دی گئی ہے۔ وزارت قانون نے حال ہی میں ان تمام سرکاری بلوں کا اردو ترجمہ شائع کرنے کا ذمہ لیا ہے۔ جو قومی اسمبلی میں پیش کئے جاتے ہیں۔ نیز عبوری آئین کا اردو ترجمہ پہلے ہی بازار میں دستیاب ہے۔

قادیانیت۔۔۔ ربوہ

سوال ۱۴۹: ۳۱ اگست ۱۹۷۲ء

کیا وزیر تعلیم یہ بیان فرمائیں گے کہ عوام میں یہ تاثر پایا جاتا ہے کہ نئی تعلیمی پالیسی کے باوجود ربوہ میں سکول اور کالج کو حکومت اپنی تحویل میں نہیں لے رہی ہے۔ اور انہیں اس سے مستثنیٰ کر دیا گیا ہے۔؟

جواب: عبدالحفیظ پیرزادہ :- جی نہیں !

ختمہ دعویٰ

سوال ۱۵۰: ۳۱ اگست ۱۹۷۲ء

کیا وزیر اطلاعات و نشریات ازراہ کرم یہ ارشاد فرمائیں گے کہ آیا یہ حقیقت ہے کہ غیر ملکی عربی تصویریں ٹیلی ویژن پر پیش کی جاتی ہیں۔؟

جواب: کوثر نیازی :- جی نہیں © rasailojaraid.com

ریڈیو

سوال ۱۸۷۔ ۳۱ اگست ۱۹۷۲ء

کیا وزیر اطلاعات و نشریات ازراہ کرم پر ارشاد فرمائیں گے کہ :

(الف) پہلے میں کل کتنے گھنٹے ریڈیو سے پروگرام پیش کئے جاتے ہیں ؟

(ب) اسٹانی فکر اور تعلیمات کی تبلیغ کے لئے ہفتہ میں کل کتنے گھنٹے مخصوص کئے گئے ہیں۔

جواب : کوثر نیازی :- (الف) داخلی نشریات : ہفتہ وار ۸۰۱ گھنٹے ۲۰ منٹ

بیرونی نشریات : ۸۷ گھنٹے ۲۰ منٹ

(ب) مذہبی نشریات ۱۰۵ گھنٹے اوسط کے لحاظ سے ہر ہفتہ

بشمول ۴ گھنٹے ۵ منٹ بیرونی نشریات

ضمنی سوال ۱۔ اس موضوع پر کئی ضمنی سوالات کئے گئے ایک سوال مولانا نے یہ کیا کہ گھر گھر

میں ٹی وی کی نمائش ہو و لعب میں شامل نہیں۔ تو جواب یہ دیا گیا کہ اس کا فتویٰ وہ علماء دے سکتے ہیں

جو ٹی وی پروگرام پیش کرتے ہیں۔ (نوائے وقت)

قادیانی اوقاف

سوال ۱۸۸۔ ۳۱ اگست ۱۹۷۲ء

کیا وزیر حج و اوقاف ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ :

(الف) کیا اوقاف اور حج کے شعبہ کے دائرہ کار میں قادیانی جماعت کے اوقاف نہیں آتے ؟

اگر الیا ہے۔ تو اس کی وجوہات کیا ہیں ؟

(ب) کیا حکومت کے پاس اس سلسلے میں کوئی اقدامات کرنے کی تجویز ہے ؟

جواب : کوثر نیازی :- (الف) مرکزی وزارت اوقاف کے پاس کوئی وقف نہیں ہے۔ تمام اوقاف

صوبائی حکومتوں کے دائرہ اختیار میں ہیں۔

(ب) مندرجہ بالا جواب کی روشنی میں یہ سوال مرکزی حکومت سے غیر متعلق ہے۔

سسو

سوال ۲۱۹۔ ۲۰ ستمبر ۱۹۷۲ء

کیا وزیر اطلاعات ازراہ کرم بیان کریں گے کہ قادیانیوں کی سرحدی حدود کی حکومت

کی طرح دفاتی حکومت بھی مرکزی قرضوں کو کئی دہائیوں سے بطور بلا سود کرنے کی کسی تجویز پر غور کر رہی ہے۔

(ب) آیا حکومت کے پاس ملک کو سودی معاشرہ سے نجات دلانے کا کوئی منصوبہ ہے؟
جواب، ڈاکٹر مبشر حسن :- (الف) جی نہیں۔
(ب) جی ہاں۔

تعطیل جمعہ

سوال ۲۷۹۔ ۴ ستمبر ۱۹۷۲ء

کیا وزیر داخلہ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ کیا شمال مغربی سرحدی صوبے کی حکومت نے اتوار کی بجائے جمعہ کو چھٹی کرنے کی کوئی تجویز پیش کی ہے؟

جواب، عبدالقیوم خان وزیر داخلہ :- جی ہاں۔
ضمنی سوال :- مولانا عبدالحق — صاف الفاظ میں یہ بتایا جائے کہ مرکزی حکومت اس تجویز کو منظور کر رہی ہے یا نامنظور؟

وزیر داخلہ — مولانا صاحب ! بات یہ ہے کہ یہ مسئلہ دو تین ہفتوں سے ایوان میں زیر بحث ہے۔ تو جب تک معزز ایوان کی رائے سامنے نہ آئے میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔
مولانا عبدالحق — کیا یہ یقین رکھا جائے کہ یہ بحث پایہ تکمیل تک پہنچ بھی سکے گی؟
وزیر داخلہ — معزز ایوان کو یقین کرنا چاہئے کہ ایسے اچھے کاموں کو پایہ تکمیل تک پہنچایا جاسکے گا۔

قومی لباس

سوال ۲۸۴۔ ۴ ستمبر ۱۳۹۲ھ

کیا وزیر داخلہ ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :

(الف) آیا حکومت کے پاس سرکاری افسروں کے لباس کو بدھنے کا کوئی پروگرام ہے۔ تاکہ قوم کو سادگی کی طرف مائل کیا جاسکے؟
(ب) آیا ایسی کسی تجویز پر غور ہو رہا ہے؟

جواب، عبدالقیوم وزیر داخلہ :- (الف، ب) جی نہیں۔ سرکاری ملازمین کے لئے سادہ زندگی بسر کرنے کے بارے میں موجودہ ہدایات کافی تصور کی جاتی ہیں۔

اساتذہ کے مسائل

سوال ۳۲۲۔ ۱۹۷۲ء ستمبر

کیا وزیر تعلیم و صوبائی رابطہ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ :
(الف) آیا وہ اس بات سے باخبر ہیں کہ ملک بھر کے اساتذہ اپنے حقوق کیلئے جدوجہد

کر رہے ہیں ؟

(ب) آیا حکومت اسکول اور کالج کے اساتذہ کو تنخواہوں کیلئے اسکیل دینے کا ارادہ رکھتی

ہے ۔ نیز

(پ) ان مراعات کی تفصیل بیان کی جائے ، جو تعلیمی اصلاحات کی رو سے اساتذہ کو دی جائیں

گی ۔ اور جو حکومت کے زیر غور ہیں ؟

جواب ، عبدالحفیظ پیرزادہ :- (الف) جی ہاں ، حکومت کو اساتذہ کے مسائل کا علم ہے ۔

(ب) اب کم و بیش اساتذہ کی تنخواہوں کے پیمانے ان کے بالمقابل سرکاری کیڈروں کی تنخواہوں کے برابر ہیں ۔ بہر حال اس سلسلہ میں حکومت کے اعلان کردہ قومی تنخواہ کے پیمانوں کا جائزہ لیا جا رہا ہے ۔ اگر اساتذہ کیلئے نقصان دہ کوئی سنگین تضادات یا عدم یکسانیت پائی گئی ۔ تو صورت حال کی اصلاح کیلئے مناسب ہم آہنگی پیدا کی جائے گی ۔

(پ) تعلیمی پالیسی کے تحت اساتذہ کے لئے حسب ذیل سہولتیں رکھی گئی ہیں ۔

۱۔ اساتذہ کے تعلیمی پروگرام کی از سر نو تنظیم کے ذریعہ تعلیم اساتذہ کو وسیع کیا جائے گا ۔

۲۔ تعلیم اساتذہ کے نظام کو اس طرح مرتب کیا جائے گا کہ اداروں میں مطالعہ تعلیم کو ایک مضمون کی

حیثیت سے رائج کر کے تربیت یافتہ اساتذہ کی افرادی قوت کی اضافی ضروریات کو پورا کیا جاسکے ۔

۳۔ خواتین اساتذہ کی تعداد کو ہر سطح پر بالخصوص ابتدائی سطح پر بڑی حد تک بڑھایا جائے گا ۔

۴۔ نجی سکولوں اور کالجوں کے قومیائے جانے کے بعد ان کے اساتذہ کی تنخواہوں اور دیگر شرائط

ملازمت میں بالآخر سرکاری اداروں میں اپنے بالمقابل لوگوں کے برابر ہو جائیں گے ۔

۵۔ نجی سکولوں اور کالجوں کے قومیائے جانے کے موقع پر ان کے ایسے عملہ کو جو پوری طرح تعلیمی

قابلیت کا حامل نہیں ہے ۔ ایک معقول عرصے کے اندر اندر مطلوبہ تعلیمی قابلیت حاصل کرنے

کا موقع دیا جائے گا ۔

۶۔ اساتذہ کو ملک کے اندر سے تعلیم یافتہ کچھ کچھ خاندانی سے دی جائے گی ۔

۷۔ اساتذہ کو رہائشی سہولتیں دینے کیلئے بڑے پیمانے پر بلا کر ایہ مکانات کی تعمیر شروع کی جائیگی۔
۸۔ اساتذہ کی بھرتی کے قواعد کو آسان بنایا جائے گا۔

۹۔ سول سروس اور فنانس سروس کی موجودہ اکیڈمیوں کے طرز پر اساتذہ اور تعلیمی منصوبہ بندوں، منتظموں کیلئے اکیڈمی قائم کی جائے گی۔

۱۰۔ موزوں پس منظر، تجربہ اور صلاحیت رکھنے والے اساتذہ کو مختلف انتظامی اور مشاورتی سرکاری کپڈروں میں ملازمت کا موقع دیا جائے گا۔

ضمنی سوال، مولانا عبدالحق :- خاندانی منصوبہ بندی کے بارے میں ایک ضمنی سوال پر مولانا عبدالحق صاحب نے دریافت کیا :

جناب سپیکر صاحب ! قدرت نے مشرقی پاکستان کی شکل میں ساڑھے سات کروڑ افراد ہم سے جدا کر دیئے۔ کیا سات کروڑ افراد کم ہونے کے بعد اب کروڑوں روپے خرچ کر کے مزید آبادی کم کرنا چاہتے ہیں۔ جبکہ لاکھوں روپے لگا کر بھی دو چار بچے ہی کم کئے جا سکیں گے۔ کیا خدا ہمیں عذاب میں مبتلا نہیں کرے گا۔ جبکہ اس کا ارشاد ہے : لئن کفرتم ان عذابی لشدید۔ کیا خدا ہمیں اور کم نہیں کرے گا۔

— اس کے بعد وزیر صحت اور علماء حضرات کے درمیان ظریفانہ نوک جھونک رہی۔ مولانا نے دوبارہ اٹھ کر فرمایا :

سپیکر صاحب ! گزارش یہ ہے کہ کیا ۲۵ لاکھ روپے رقم اس مقصد پر خرچ کرنا اسلامی نقطہ نظر سے جائز ہے ؟ حضور کا ارشاد تو یہ ہے کہ قواعد و امتداد خانہ ابا ہے بکم الامم۔
سپیکر :- ڈس الالوڈ (DIS ALLOWED) اسکی اجازت نہیں۔

علاقائی مسائل

سوال، ۳۹۵، ۸ ستمبر ۱۹۷۲ء

کیا وزیر مواصلات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ آیا یہ امر واقعہ ہے کہ تحصیل نوشہرہ میں نظام پور کا دور دراز اور پہاڑی علاقہ جو کہ ۳۲ دیہات پر مشتمل ہے۔ مکمل طور پر ذرائع مواصلات سے محروم ہے۔ (سید) کیا حکومت اس علاقہ میں ٹیلی فون لائن لگانا چاہتی ہے۔ اگر ایسا ہے تو کیسے؟

جناب، غلام مصطفیٰ بٹنی :- جی نہیں۔ یہ حقیقت نہیں ہے۔ نظام پور کے پہاڑی علاقے میں ڈاک و تار کی مناسب سہولیات موجود ہیں۔
© rasailojaraid.com

ہے۔ اور محققہ علاقوں میں ۸ تک ذیلی ڈاکخانہ جات ہیں۔ علاقہ کے نئے ڈاک پشاور، راولپنڈی، ریلوے روڈ پر واقع فیروز آباد ریلوے اسٹیشن سے لائی اور لے جانی جاتی ہے۔ چونکہ گورنمنٹ ڈسپنسری کی یومیہ پھلنے والی موٹر میل سروس کے ذریعہ نظام پر کے ساتھ ملایا گیا ہے۔ تمام کے تمام ذیلی ڈاکخانہ جات بھی یومیہ پیادہ ڈاکوں کے ذریعے اپنے اپنے سب آفسوں کے ساتھ ملایا گیا ہے۔

(ب) جی نہیں! ٹیلی فون کی لائنوں کو نظام پر تک بڑھانا بہر حال معاشی عوامل پر منحصر ہوگا۔

سوال ۳۹۶، ۸ ستمبر ۱۹۷۲ء

(الف) کیا وزیر مواصلات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے۔ کہ آیا یہ امر واقعہ ہے کہ اکوڑہ خشک تحصیل نوشہرہ کا ٹیلی فون ایکسیج ریزانہ دن کے ۲ سے ۴ بجے تک اور رات کے ۱۱ بجے سے صبح ۷ بجے تک بند رہتا ہے۔ اور عوام کی طرف سے درخواستوں کے باوجود اس کا اب تک کوئی نوٹس نہیں لیا گیا ہے۔ اگر یہ صحیح ہے تو حکومت کیا کارروائی کرنے کی تجویز رکھتی ہے۔؟

(ب) چونکہ اکوڑہ خشک ایکسیج میں صرف ایک لائن ہے، جو اسے نوشہرہ سے ملاتی ہے۔ کیا اکوڑہ خشک کو پشاور یا راولپنڈی سے ملانے کے لئے کوئی لائن لگائی جائے گی۔؟

جواب۔ غلام مصطفیٰ جتوئی :- اکوڑہ خشک میں پچاس لائنوں کا ایک ایکسیج دن میں پچودھ گھنٹوں کے لئے کھلا رہتا ہے۔ سات بجے تا دو بجے اور چار بجے تا گیارہ بجے۔ کنکشنز کی تعداد نو ہے۔ لہذا پچودھ گھنٹے تک کھلا رکھنے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ مسئلہ کی از سر نو جانچ کی جا رہی ہے۔

سوال ۳۹۷، ۸ ستمبر ۱۹۷۲ء

کیا وزیر مواصلات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے۔ کہ سال رواں کے دوران تحصیل نوشہرہ میں کتنے ٹیلی فون سلسلے اور ٹیلی فون ایکسیج لگائے جائیں گے۔؟

جواب، غلام مصطفیٰ جتوئی :- اس وقت نوشہرہ تحصیل میں دو ٹیلی فون ایکسیج ہیں۔ ایک نوشہرہ میں اور دوسرا اکوڑہ خشک میں۔ موجودہ سال میں کسی نئے ٹیلی فون ایکسیج کے کھوئے جانے کی کوئی تجویز نہیں ہے۔ مندرجہ بالا ٹیلی فون ایکسیجوں میں سے دئے جانے والے مزید ٹیلی فونوں کا انحصار مانگ پر ہوگا۔

ثقافتی طائفے

سوال ۴۱۴۔ ۲۳ ستمبر ۱۹۷۲ء

- (الف) کیا وزیر بالیاست ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ آیا مارشیش اور دوسرے ممالک کے دورہ پر ثقافتی طائفے بھیجا گیا ہے۔
- (ب) اس طائفے کے لئے زر مبادلہ کی کتنی رقم منظور کی گئی ہے۔
- (پ) ملک کے اندرون طائفوں پر کتنی رقم خرچ کی جاتی ہے۔
- (ت) یحییٰ خان کے دور حکومت کے آخری ایام میں ایک گلوکارہ کو ٹوکیو بھیجنے میں کتنی رقم صرف ہوئی۔
- (ٹ) ان طائفوں سے ملک کو کیا فائدہ پہنچا ہے۔

جواب: عبدالحمید پیرزادہ:۔ (الف) جی ہاں۔

(ب) ۶۹۰۰۰ روپے

(پ) ۳۷۷۱۰۰ روپے

(ت) ۹۷۷۵۶ روپے

(ٹ) اپنی خارجہ ثقافتی پالیسی کے حصہ کے طور پر پاکستان دنیا کے دیگر ممالک کے ساتھ ثقافتی معاہدے کرتا رہا ہے۔ نیز اس نے ان پر عمل بھی کیا ہے۔ ان معاہدوں کا مقصد تعلیم سائنس کھیل کود اور ثقافت کے میدانوں میں باہمی تبادلہ ہوتا ہے۔ تاحال ہم ۲۶ ثقافتی معاہدات طے کر چکے ہیں۔ اور متعدد دیگر معاہدات پر اس وقت بات چیت ہو رہی ہے۔ بیشتر ثقافتی معاہدوں میں ایک دفعہ مشترک اور یہ ثقافتی وفد طائفوں کے باہمی تبادلوں کے بارے میں ہے۔ طائفوں کے باہمی تبادلوں کا زیادہ تر مقصد متعلقہ عوام کی طرز زندگی اور دلی انگوں و آرزوں کے براہ راست علم کے ذریعے مختلف ممالک کے مابین بہتر مفاہمت و واقفیت پیدا کرنا اور تعلقات کو مستحکم کرنا ہوتا ہے۔

اسلام کی تبلیغ

سوال ۴۱۵۔ ۱۲ ستمبر ۱۹۷۲ء

- (الف) کیا وزیر قانون ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ کیا ملک و بیرون ملک میں اسلام کی تبلیغ و ترویج کیلئے کچھ کیا گیا ہے۔ اگر کیا گیا ہے تو اس کی تفصیل:۔؟

جواب: محمود علی قصوری:۔ جی ہاں! موجودہ مالی سال کے دوران مبلغ ۷۰۰۰ روپے ادارہ تحقیقات اسلامی کو کتب و رسائل کی اشاعت کے لئے تقسیم کیے گئے۔ یہ رقم ابھی تک خرچ نہیں کی گئی۔

مندرجہ بالا رقم کے علاوہ مبلغ ۷۰۰-۳ روپے کی رقم اسلام کی تبلیغ اور دیگر اسلامی مقاصد کے لئے نعتین کی ہانچھی ہے، جسکی تفصیل حسب ذیل ہے:

- | | |
|--|-----------|
| (۱) برسیلز میں اسلامی مرکز کے لئے امدادی رقم - | ۲۰۰۰ روپے |
| (۲) لندن میں مسلمانوں کے قبرستان کیلئے امدادی رقم - | ۲۹۰۰ |
| (۳) روم، آٹلی میں اسلامی مرکز کیلئے امدادی رقم - | ۳۹۰۰ |
| (۴) واشنگٹن کی مسجد کیلئے امدادی رقم | ۶۹۳۰۰ |
| (۵) نیویارک میں اسلامی مرکز کیلئے امدادی رقم | ۱۱۶۰۰ |
| (۶) لندن کی واکنگ مسجد کے امام کی تنخواہ اور مسجد کی نگہداشت کیلئے | ۶۶۲۰۰ |
| (۷) برنگھم کی مسجد کی تعمیر کیلئے امدادی رقم | ۱۳۸۶۰۰ |
| (۸) آسٹریلیا میں گینبرا کی مسجد کیلئے سالانہ امدادی رقم | ۱۳۹۰۰ |

طبعی یونانی

سوال ۲۷۴ - ۱۳ ستمبر ۱۹۷۲ء

کیا وزیر صحت و سماجی بہبود بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ دیہی طب کے مسائل پر پیشہ ورانہ مشورہ دینے کے لئے وزارت صحت میں کوئی ماہر نہیں ہے؟

(ب) کیا وزیر صحت اس بات کے لئے تیار ہیں کہ طبیوں کی ایک مستقل کمیٹی بنائی جائے جو حکومت کو پیشہ ورانہ مشورہ دے؟

جواب: شیخ محمد رشید:۔ جی نہیں! یہ وزارت صحت و سماجی بہبود میں ایک الگ اکائی ہے جو کلیتاً یونانی، آیوریدک، اور ہومیوپیتھک طریقہ علاج سے تعلق رکھنے والے معاملات سے مشغول ہے، یونانی اور آیوریدک طریقہ علاج کا ایک بورڈ بھی ہے۔ اور جب اور جیسے ضرورت پڑے، ان پیشوں سے متعلق مسائل پر ان کا مشورہ لیا جاتا ہے۔

(ب) یونانی اور آیوریدک طریقہ علاج کا ایسا کوئی بورڈ موجود نہیں جس کا مشورہ تمام تکنیکی مسائل پر لیا جائے۔ یہ ممتاز طبیوں اور ویدوں پر مشتمل ہے۔ اس لئے یہ ضروری نہیں۔ حکومت کو پیشہ ورانہ مشورہ دینے کیلئے طبیوں کی ایک مستقل کمیٹی تشکیل کی جائے۔

سوال ۴۵۔ ۱۳ ستمبر ۱۹۷۲ء

کیا وزیر صحت سماجی بہبود بیان فرمائیں گے کہ حکومت مختلف طریقہ ہائے علاج جیسے ایلوپتھی، طب، ویدک وغیرہ پر کس قدر رقم خرچ کی جاتی ہے۔ اور ہر طریقہ پر الگ الگ مصارف کی تفصیل کیا ہے؟

جواب: شیخ محمد رشید :- ایلوپتھی اور دیگر طریقہ ہائے علاج پر وفاقی حکومت ... ۵۸۵۳۵ روپے خرچ کر رہی ہے۔ ۴۳-۱۹۷۲ء کے میزانیہ کے مطابق ہر طریقہ علاج پر مصارف کی تفصیل درج ذیل ہے :

طریقہ علاج	مصارف (ہزاروں میں)
۱۔ ایلوپتھی	۷۸۳۹۸ روپے
۲۔ طب	
۳۔ آیور ویدک	۱۳۶ روپے
۴۔ ہومیو پتھی	

شراب

سوال ۵۳۸۔ ۱۷ ستمبر ۱۹۷۲ء

کیا وزیر تجارت اندازہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ آیا غیر مالک سے شراب درآمد کی جا رہی ہے اگر کی جا رہی ہے تو ۱۹۷۷ء سے اب تک ہر سال زرمبادلہ کی صورت میں کتنا خرچ آیا۔
جواب: جے۔ اے رحیم :- جی ہاں! درآمد کا ایک گوشوارہ ایوان کی میز پر پیش کیا جاتا ہے۔
پاکستان کے اپنے رائل سے ۱۵۸۳ء سے ۱۱ مئی ۱۹۷۲ء تک شراب کیلئے جاری کئے جانے والے لاسٹنوں کا گوشوارہ :

سال	روپے (لاکھوں میں)
۵۳-۱۹۵۴ء	۴۸ ۶۸
۵۴-۱۹۵۵ء	۴ ۶۰
۵۵-۱۹۵۶ء	۸۱ ۱۹

روپے (لاکھوں میں)	سال
۷.۶۳۸	۱۹۵۷-۵۸
۲۰.۶۰۳	۱۹۵۸-۵۹
۲۰.۶۱۵	۱۹۵۹-۶۰
۲۵.۶۴۳	۱۹۶۰-۶۱
۲۵.۶۴۸	۱۹۶۱-۶۲
۲۵.۶۵۳	۱۹۶۲-۶۳
۲۳.۶۵۳	۱۹۶۳-۶۴
۳۷.۶۰۶	۱۹۶۴-۶۵
۳۱.۶۴۰	۱۹۶۵-۶۶
۱۴.۶۱۴	۱۹۶۶-۶۷
۱۴.۶۹۴	۱۹۶۷-۶۸
۱۱.۶۱۵	۱۹۶۸-۶۹
۱۳.۶۰۲	۱۹۶۹-۷۰
۱۳.۶۴۵	۱۹۷۰-۷۱
۰.۶۳	۱۹۷۱-۷۲
۷.۶۰۲	۱۹۷۲-۷۳

(۱۱ مئی ۱۹۷۲ء)

نوٹ ۱- ۱۹۵۳ء تک شراب کی درآمد کے علیحدہ اعداد و شمار نہیں رکھے جاتے تھے۔

عربی مدارس اور دارالعلوم کے فارغ التحصیل

سوال ۵۴۹

کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ آیا حکومت ان سندوں کو قبول کرنے کی تجویز دیتی ہے جو شہرت یافتہ عربی سکولوں اور دارالعلوم کے تعلیم یافتہ طلباء کو دی گئی ہیں۔ اگر نہیں تو اسکی وجوہات؟

جواب، عبدالحفیظ پیرزادہ :- ان مدارس کے سرٹیفکیٹ تسلیم شدہ ہیں، جنہیں ثانوی تعلیمی بورڈ یا دینی سکولوں نے منظور دی ہے۔ ان سرٹیفکیٹوں کا فاضل فارسی وغیرہ کہا جاتا ہے۔ باقی

سندت جو کہ منظور شدہ نہ ہوں، حکومت نے انہیں تسلیم نہیں کیا ہے۔ کیونکہ تسلیم کرنے کیلئے ان اداروں کو چند ضروری شرائط کو پورا کرنا چاہئے جو کہ بورڈ یا یونیورسٹی کی طرف سے عائد ہوں۔

فری میسن تحریک

سوال ۵۹۳ - ۲۰ ستمبر ۱۹۷۲ء

(الف) کیا وزیر داخلہ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ آیا یہ امر واقع ہے کہ فری میسن تحریک ایک غیر اسلامی اور صیہونی تحریک ہے۔

(ب) آیا یہ امر واقع ہے کہ یہ ادارے پاکستان میں موجود ہیں۔ اور اگر یہ صحیح ہے تو ان اداروں نیز ان کے ساتھ منسلک افراد کی تعداد بیان کی جائے۔؟

(پ) کیا یہ امر واقع ہے کہ فری میسن تحریک پاکستان اور مسلمانوں کے خلاف سازشوں کا مرکز ہے۔؟

(ستہ) آیا حکومت ان اداروں کی سرگرمیوں سے باخبر ہے۔؟

جواب، عبد القیوم خان :- (الف) یہ اپنے اپنے خیال کی بات ہے۔ تاہم حکومت کے پاس اس الزام کے بارے میں کوئی ثبوت نہیں۔

(ب) جی ہاں! مغربی پاکستان میں تقریباً ۲۰ میسائیک لائج ہیں۔ اور ان کے ۷۰ ارکین ہیں۔

(پ) اس مبینہ حقیقت کا حکومت کو علم نہیں۔

(ستہ) جی ہاں! اگر حکومت کو معقول ثبوت کے ساتھ فری میسن کی کوئی متعصبانہ حرکت نظر آئی تو اس کے خلاف یقیناً مناسب کارروائی کرے گی۔

ضمنی سوال :- ۱۲ اگست ۱۹۷۲ء (حلف وفاداری کے بعد دستخط کرتے وقت)

مولانا عبدالحق :- جناب جب تک مستقل آئین نہیں بنتا ہے کیا یہ حلف اس وقت تک کیلئے ہے جو میں نے ابھی اٹھایا ہے۔؟

مسٹر چیئرمین :- اب تو آپ دستخط کریں۔

ضمنی سوال - مولانا عبدالحق :- اگر ایک پانی کا گندہ قطرہ کسی کنویں میں پڑ جائے تو سارا کنواں گندہ ہو جاتا ہے

اگر ٹی وی اسٹیشن سے محوڑے وقت کیلئے درس قرآن ہو جاتا ہے اور زیادہ حصہ وقت کا نعو لعب میں صرف ہوتا ہے تو میرے خیال میں اس سے تلاوت قرآن مجید کا فائدہ ختم ہو جاتا ہے۔

مسٹر سپیکر :- مولانا! میں اس بات پر یقین نہیں کر سکتا۔

سوال ۲۰۸ پر ضمنی سوال - ۲ ستمبر ۱۹۷۲ء

مولانا عبدالحق: کیا وزیر کو ملافا یہ ارشاد فرمائیں گے کہ پاکستان کی ۸۵ فیصد آبادی دیہات کی ہے، چینی کی تقسیم جو ہو رہی ہے اس میں دیہات اور شہروں میں کوئی فرق تو نہیں۔ اگر ہے تو اسلامی نقطہ نظر سے کیا یہ اختیار غلط تو نہیں؟

ڈپٹی سپیکر:۔۔۔ یہ صوبائی حکومتوں کا معاملہ ہے۔

مسٹر عبدالقیوم خان وزیر داخلہ:۔۔۔ صوبائی حکومتوں کا معاملہ ہے۔ وہ چاہیں تو بڑھا سکتی ہیں۔

جبری ریٹائرڈ شدہ ملازمین

مولانا عبدالحق:۔۔۔ جن لوگوں نے ریٹائرڈ شدہ افراد کی فہرست بنائی اور جن کے کہنے سے ان پر مارشل لا کا ضابطہ نافذ کیا گیا۔ کیا فہرست دینے والوں سے کوئی غلطی نہیں ہو سکتی؟

سپیکر:۔۔۔ یہ تو آپ دلیل دے رہے ہیں۔

مسٹر و شدہ سوالات

سوالات۔۔۔ جن کا جواب نہ دینا بھی منہ بولتا جواب ہے

قومی اسمبلی کے وقفہ سوالات کے لئے حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہ نے کئی ایک اہم دینی، ملی، سماجی اور اخلاقی امور سے متعلق سوالات داخل دفتر کئے ان میں سے چند اہم ترین سوالات کو جناب سپیکر یا ڈپٹی سپیکر نے اسمبلی کے قواعد و ضوابط کے نام سے مسترد کر دیا اور انہیں جوابات دینے کی فہرست سے نکالا گیا۔ ان میں سے کئی سوالات خود اپنی زبانی زندہ جوابات میں اور پوری ملت کے لئے ایک سوالیہ نشان۔ اسمبلی کے قواعد نے ان سوالات کو خاموش کرنا چاہا مگر ملک کے درو دیوار تو ان سوالات کے جوابات کیلئے سراپا سوال ہیں۔ کیا مملکت اسلامیہ پاکستان کے شہریوں کے پاس بھی ان سوالات کا جواب نہیں؟ (ادارہ)

بنام وزیر داخلہ، پاکستان۔ مورخہ ۳۱ اگست ۱۹۷۲ء۔ ایس۔ کیو ڈی ۱۷۔

۱۔ کیا وزیر داخلہ صاحب و مناسحت فرمائیں گے کہ کیا یہ صحیح ہے کہ ربوہ کا پبلیس سٹیشن اور پوسٹ آفس وغیرہ قادیانیوں کے خلاف تنظیم کے تحت کنٹرول میں ہے۔ ۱۔